نقوش سیرت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی مرویات کی روشنی میں (نکاح وطلاق کا بیان)

Narration of Marriage and Divorce in the Light of Narratives of Hazrat Aisha (Statement of marriage and divorce)

Freeha Zulfiqar
M.Phil Scholar, Institute of Humanities & Arts
Khawaja Fareed University of Engineering and Information Technology, RYK
Email: Freehazulfiqar750@gmail.com

DR. Majid Rashid
Lecturer Islamic Studies Khawaja Fareed University of Engineering and Information Technology, RYK
Email: majid.rashid@kfueit.edu.pk

ABSTRACT

Human life is related to different aspects of the world. Therefore, the Holy One of the Lord Almighty sent the Prophets for the guidance of people to fulfill his main purpose. Allah, the Exalted, created man, and at the same time made things related to him. And the religion brought by the Holy Prophet (PBUH) is the religion that is perfect and perfect in every way according to the commands of Allah and the Messenger. Since my relevant topic is related to matters which include transactions, limits and Qisas, buying and selling and marriage and divorce etc. In this too, I wanted to write about marriage and divorce in the light of Sayyida Aisha's narration. Sumira's topic is Naqosh's biography of Hazrat Ayesha in the light of Marwiat (narrative of marriage and divorce). The basic inquiry in the background of this research work is that what is the nature of the evidence of Hazrat Aisha's narrations regarding the biography of the Prophet in Arabic? Promoting the publication and preaching of the Prophet's Arabic biography in the light of the narrations of Hazrat Ayesha (RA) at the international level, especially in Pakistan. Narrative and inferential style adopted in the article . So, without a doubt, this work of mine, done in the light of the narrations of Hazrat Aisha's biography, is a work that will strengthen the minds and hearts of everyone who reads the biography and will prove beneficial. InshAllah

Keyword: Narrative of Marriage and divorce, Promoting prophet teachings, Narrative of Syeda Ayesha, Biography of the prophet in Arabic

تعارف سیدہ عائشہ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا کائنات عالم اور تاریخ اسلام کی ایک برگزیدہ و معمر عبادت گزار، فیاض طبیعت، انصاف پسند، رقیق القلب، اطاعت و فرمابردار، قناعت پسند اور خود دار خاتون تھی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنھا سرکار دوعالم، سرور کائنات وجہ کائنات اور محبوب کائنات کی تیسری، کم عمر، کنواری اور سب سے محبوب اور لاڈلی ترین زوجہ تھی۔

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنھا ہجرت سے پہلے 9 شوال بمطابق 614ء مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئیں یہ نبوت نبوی کے پانچویں برس کا آخری زمانہ تھا۔ 6 سال کی عمر میں 6 شوال کو آپ رضی اللہ عنھا کا آنحضرت ﷺ سے نکاح ہوا اور 9 برس کی عمر میں رخصتی ہوئی آپ کی عمر مبارک 18 برس تھی جب آنحضرت ﷺ اس جہان فانی سے پردہ فرما کر اپنے خالق حقیقی سے جا ملے [1]۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ نے آنحضرت کے ساتھ اپنی زندگی کے شب و روز ایسے ایسے انداز میں بسر کیے جن کی مثال بھی ملنا ناگزیر ہے۔

حیات نبی مکرم ﷺ میں بھی اور ان کی رحلت کے بعد بھی ہمہ وقت خدمت دینیاں میں مصروف عمل رہی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنھا سے 2210 احادیث مروی ہیں جن میں آپ نے نقوش سیرت کے ہر ہر پہلو کو وضاحت کے ساتھ بیان فرما کر امت مسلماں کو اپنی زندگیاں سیرت اقدس کے مطابق ڈھالنے میں رہنمائی فرمائی ہے۔ آپ رضی اللہ عنھا سترہ رمضان المبارک بروز منگل 58ھ بمطابق 13 جون 678 عیسوی میں اس دار فانی سے کوچ فرما گئی اس وقت آپ کی عمر پچھتر سال تھی۔ [2]

نکاح کا بیان

اللہ رب العزت نے اپنی لاریب کتاب میں ارشاد فرمایا ھے کہ

"اِنَّا هَدَيْنَاهُ السَّبِيْلَ اِمَّا شَاكِرًا وَّاِمَّا كَفُوْرًا"[1]

"یقناً ہم نے انسان کو (سیدھے) راستے کی ھدایت دی پھر وہ چاہے تو شکر گزار ہو کہ کفران نعمت کرنے والا"

اللہ رب العزت نے انسان کو پیدا کیا تو ساتھ ہی اس سے متعلقہ لحاظ کا سامان بھی کیا، معاملہ دین کا ہو کہ دنیا کا ہر دو صورتوں میں اس کا حل انسان کو اپنے انبیاء کے ذریعے سے دین و مذہب کی صورت میں عطا فرمایا ھے۔ اور آنحضرت ﷺ کا لایا دین وہ دین ھے جو اللہ اور رسول کے احکامات پر ہر اعتبار سے کامل و اکمل ھے۔

اس دین میں انسان کی انفرادی زندگی سے لے کر اجتماعی زندگی کے ہر ہر گوشے کی مکمل رہنمائی موجود ھے۔ بلحاظ عموم اسلام پانچ شعبوں پر مشتمل ھے۔ شعبہ عقائد، شعبہ عبادات، شعبہ معاملات، شعبہ اخلاقیات اور شعبہ معاشرت۔

چونکہ میرا متعلقہ موضوع معاملات کے حوالے سے ھے جس میں لین دین، حدود و قصاص، خرید و فروخت اور نکاح و طلاق وغیرہ کے موضوعات شامل ھیں۔ اس میں بھی میں سیدہ عائشہ کی مرویات کی روشنی میں نکاح و طلاق کے متعلق تحریر کرنا چاہو گئی۔

نکاح کا لغوی و اصطلاحی معنٰی

لغوی اعتبار سے نکاح کا معنٰی ملنا ملانا کے ہیں۔ اصطلاحا نکاح اس عقد کو کہتے ہیں جو اس لیے مقرر کیا گیا ھے کہ مرد کو عورت سے جماع وغیرہ حلال ہو جائے[4]

نکاح اور قرآن و احادیث

از قرآن

"فَانكِحُواْ مَا طَابَ لَكُم مِّنَ النِّسَاء مَثْنَى وَثُلاَثَ وَرُبَاعَ فَإِنْ خِفْتُمْ أَلاَّ تَعْدِلُواْ فَوَاحِدَةً"[5]

"پس نکاح کرو جو تمہیں پسند آئیں عورتوں میں سے دو دو تین تین اور چار چار اور اگر یہ خوف ہو کہ انصاف نہ کر سکو گے تو ایک سے"

اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"وَ أَنْكِحُوا الْأَيَامَىٰ مِنْكُمْ وَالصَّالِحِينَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَإِمَائِكُمْ إِنْ يَكُونُوا فُقَرَاءَ يُغْنِهِمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ"[6]

"اپنے یہاں کی بے شوہر والی عورتوں کا نکاح کر دو اور اپنے نیک غلاموں کا اگر وہ محتاج ہو تو اللہ اپنے فضل کے سبب انہیں غنی کر دے گا اور اللہ وسعت والا اور علم والا ہے۔"

از حدیث

آنحضرت ﷺ نے فرمایا

انکاح منی سنتی

نکاح میری سنت ہے۔[7]

اسی طرح آپ ﷺ کا ارشاد گرامی ہیں

"جیسے اللہ نے نیک بی بی نصیب کی اس کے نصف دین پر اعانت فرمائی تو نصف باقی میں اللہ سے ڈرے"[8]

دین اسلام میں نکاح ایک عبادت ھے۔ حضرت آدم سے تا قیامت یہ عبادت جاری ھے۔ گو کہ نکاح انبیاء اکرام کی بھی سنت ھے جیسا کہ قرآن پاک میں ارشاد باری تعالیٰ ھے

"وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلًا مِنْ قَبْلِكَ وَجَعَلْنَا لَهُمْ أَزْوَاجًا وَذُرِّيَّةً"

"اے محمد ﷺ ہم نے آپ کے پہلے انبیاء کو بھیجا اور انہیں اور اولاد عطا فرمائی"[9]

بلاشبہ اسلام فطرت کے عین مطابق ھے۔یہی وجہ ھے کہ اسلام نے انسانی طبیعت میں راحت و فرحت مسرت و اطمنان کے واسطے نکاح کو حلال فرمایا۔تاکہ وہ خدائے تعالیٰ کی صحیح معنوں میں عبادت کرسکے کہ اسی مقصد کے لیے تو اللہ نے انسان کو پیدا فرمایا ھے۔

دین اسلام میں نکاح کی تکمیل کے لیے چند چیزیں ضروری ہیں

فوقیت دین، ایجاب و قبول، دو گواہ، اہمیت والی، اعلان نکاح،ولیمہ مسنون اور ادائیگی مہر ان میں سے چند کے متعلق روایات سیدہ عائشہ درج ذیل ہیں۔

- **فوقیت دین**

اسلام میں ھے کہ جب تم نکاح کا ارادہ کرو تو دین دار انسان کو نکاح کے لیے چنو کیوں کہ یہی بنی نوؑ انسان کے لیے بھلائی کی راہ ہے۔جیسا کہ روایات سیدہ عائشہ

«عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: " تُزَوَّجُ الْمَرْأَةُ لِثَلَاثٍ: لِمَالِهَا وَجَمَالِهَا وَدِينِهَا، فَعَلَيْكَ بِذَاتِ الدِّينِ تَرِبَتْ يَدَاكَ»[1]

ترجمہ:حضرت عائشہ ارشاد فرماتی ہیں کہ آنحضرت نے فرمایا کہ کسی بھی عورت سے شادی میں تین وجہیں ہوتی ہیں۔مال،حسن اور دین،اللہ تمہاری خیر فرمائے تم اپنی کوشش میں دین مقدم رکھنا۔

پہلوئے نقوش سیرت

عموماایسا ہے کہ کسی بھی عورت کی طرف جب نکاح کا پیغام بھیجا جاتا ہے تو یا تو اس کے مال کو دیکھا جاتا کہ وہ مال دار ہے یا پھر اس لیے حسن جمال رکھتی یا پھر اس کے دین داری اور اخلاق کی وجہ سے تو سیدہ عائشہ صدیقہ کی اس روایت کے ذریعے سیرت اقدس سے ہمیں یہ سبق دیا گیا ہے کہ اگر تمہیں ان میں سے کسی ایک کو اختیار کرنا ہو تو خدا تم پر کرم فرمائے تم سب سے پہلے دین داری کو فوقیت دینا۔

جرح وتعدیل

وضاحت:اس حدیث کی سند بالکل صحیح کے حکم میں ہے۔اس کا تمام راوی شیخین کے راوی ہیں۔روایت کے سند میں عبد الصمد سے مراد ابن عبد الوارث العنبری ہیں۔اور حسین بن ذکوان معلم ہیں جبکہ عطا تو وہ ابن ابی رباح ہیں۔اس باب

میں یہی حدیث ابو ھریرہ سے بھی روایت ہے۔ اور اس کی سند بھی درجہ صحیح میں ہے۔ تحقیق ہم نے اس باب کی بقیہ احادیث کو بھی یہیں بیان کر دیا ہے۔[11]

- **اہمیت ولی**

«عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيٍّ، وَالسُّلْطَانُ وَلِيُّ، مَنْ لَا وَلِيَّ لَهُ»[12]

ترجمہ: حضرت عائشہ اللہ فرماتی ہے کہ آنحضرت نے ارشاد فرمایا کہ اگر عورت اپنے ولی کی اپوئٹمنٹ کے بغیر نکاح کرے تو اس کا نکاح نہ ہو گا۔ اور جس کا کوئی وارث نہ ہو اس کا ولی وقت کا حکمران ہو گا۔

پہلوئے نقوش سیرت

سیدہ عائشہ کی اس روایت سے نقوش سیرت کا یہ پہلو نمایاں ہوتا ہے کہ کسی بھی عورت کا یا لڑکی کا نکاح اس کے ولی، سرپرست یا کفالت کرنے والے کی اجازت کے بغیر یا اس کی موجودگی کے بغیر نہیں ہو سکتا۔ آپ آنحضرت کا اسی متعلق فرمان عالیشان ذکر کرتی کہ آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ کسی بھی عورت کا نکاح اس کے ولی کی اجازت کے بغیر نہیں ہو سکتا اور جس عورت کا کوئی ولی یا سرپرست نہ ہو حاکم وقت یعنی کہ اس وقت کا بادشاہ اس کا ولی قرار پائے گا۔

جرح وتعدیل

وضاحت: یہ حدیث تو صحیح ہے البتہ اس سند میں حجاج نامی راوی کے ضعف کی وجہ سے ضعیف ہے۔ اور حجاج وہ ابن ارطاۃ ہے۔ بقیہ تمام راوی شیخین کے رجال میں سے ہیں۔ سوائے سلیمان بن حیان ابن خالد کے وہ احمر ہے اور امام مسلم کے رجال میں سے ہیں۔ اور انہیں سے امام بخاری متابعت میں بیان کیا ہے۔

اس حدیث کو امام ابن شیبہ نے اسی سند کے ساتھ ابو خالد الاحمر کے طریق سے بیان کیا ہے۔ اسی حدیث کو امام ابن ماجہ، ابو یعلی، اور بیھقی نے عبد اللہ بن المبارک کے طریق سے بیان کیا۔ اور ابن عبد البر نے استذکار میں اور تمہید میں ھیشم بن بشیر کے طریق سے بیان کیا۔ جبکہ دار قطنی نے اسی حدیث کو علل میں معمر و قیس سے روایت کیا اور انہوں نے ان دونوں کو علیحدہ ہی بیان کیا، جبکہ بقیہ تینوں نے حجاج سے روایت ہے۔

ابو کریب نے روایت حجاج کو زہری سے، عکرمہ سے اور ابن عباس سے ملایا ہے۔

اسی حدیث کو ھیثمی نے مجمع الزوائد میں لائے ہیں۔ اور کہا کہ اس سند میں حجاج بن ارطاۃ مدلس ہے۔ انہوں نے زہرہ سے عنعنہ میں روایت کیا ہے جبکہ ان سے سماع ثابت نہیں ہے۔[13]

- **ولیمہ مسنون**

«"عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ:أَوْلَمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى بَعْضِ نِسَائِهِ بِمُدَّيْنِ مِنْ شَعِيرٍ"»

ترجمہ: حضرت عائشہ ارشاد فرماتی ہیں کہ آنحضرت نے اپنی کچھ بیویوں کا ولیمہ دو سیر جَو سے کیا۔

پہلوئے نقوش سیرت

آنحضرت کی حیات طیبہ سیرت اقدس سے ہر طرح کے طبقے کے لیے زندگی گزارنے کا ہر پہلو نمایاں ہوتا ہے آپ نے ہر انداز میں ہر طرح کے حالات میں جینے والوں کے لیے اپنی حیات طیبہ کو گزار کر تمام تربنی نوانسانیت کے لیے ایک عملی نمونہ چھوڑا۔ اس روایت میں نکاح کے بعد کی جانے والی دعوت کا ذکر کیا گیا ہے جو کہ سنت رسول بھی ہے اور ایک رسم بھی ہے۔ اس روایت سے نقوش سیرت کے دو پہلو نکلتے ہیں، ایک تو یہ کہ ضروری نہیں کہ ولیمہ بڑے پیمانے پر مختلف پکوان پکا کر اور اپنی اوقات سے بڑھ کر خرچہ کر کہ ہی کیا جائے بلکے اگر ارد ہ اور نیت صرف سنت پوری کرنے کا ہو تو سادگی بہتر ہے۔ اور دوسرا یہ کہ ولیمہ کرنا سنت ہے اور ضروری بھی ہے پھر چاہے دو مد یعنی دو سیر جو سے ہی کیوں نہ کیا جائے۔

جرح وتعدیل

وضاحت: یہ حدیث درجہ صحیح میں ہے۔ البتہ راوی سفیان ثوری پر اختلاف سند آجاتا ہے۔ سو ان دونوں نے ابو احمد محمد بن عبداللہ زبیری سے روایت کیا ہے۔ اسی طرح روایت میں یحیی بن یمان کا ذکر آتا ہے تو اس کے متعلق امام نسائی نے اسے کبری میں تخریج کیا ہے۔ اور اسی روایت میں ابن ابی زائدہ کا نام بھی آتا ہے تو اس کی تخریج ابو یعلی نے کی۔ اور مؤمل بن اسماعیل کا ذکر بھی آتا ہے تو اس کی تخریج دار قطنی نے العلل میں کی ہے۔ اور ان چاروں نے سفیان ثوری از منصور از امہ از صفیہ بنت شیبہ از عائشہ روایت کیا ہے۔

اسے وکیع نے روایت کیا جس کی تخریج امام ابن شیبہ نے کی، اسی روایت کو الفریابی بیان کیا جس کی تخریج امام بخاری نے کی، عبدالرحمن بن مھدی نے بھی اسے روایت کیا ہے جس کی تخریج نسائی نے الکبریٰ میں کی ہے۔ اور ان تینوں نے سفیان ثوری از منصور از امہ صفیہ سے بیان کیا جبکہ تینوں نے اپنی اپنی سند میں صفیہ کا سیدہ عائشہ سے روایت کا ذکر نہیں کیا۔ اور عبدالرحمن نے کہا بصاعین۔

ہم کہتے ہیں کہ صفیہ بنت شیبہ کا سیدہ عائشہ کی صحبت میں اختلاف ہیں۔ جبکہ ابن سعد اور ابن حبان کہتے ہیں کہ وہ تابعیہ ہیں۔ اور اگر بخاری کی صحیح دیکھیں تو صحبت کے ثبوت کو مقتضی ہے۔ البتہ حافظ نے الاصابہ میں بیان کیا کہ جس نے یہ کہا کہ صفیہ کی سیدہ عائشہ سے صحبت سماع نہیں تو اس نے بہت دور کی بات کی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ یہ حدیث مرسل ہے۔[15]

"رَواه البخاريُّ في "الصحيحِ" عن محمدِ بنِ يوسُفَ عن سُفيانَ، إِلَّا أَنَّه لَم يَذكُرْ عائشةَ -رضي الله عنها- في إِسنادِهِ"

وضاحت: امام بیہقی نے بیان کیا کہ امام بخاری نے اپنی صحیح میں محمد بن یوسف از سفیان کے حوالہ سے اسی روایت کو تو بیان کیا لیکن سیدہ عائشہ سے روایت کا ذکر نہیں کیا۔

طلاق کا بیان

دین اسلام میں سب سے زیادہ ناپسندیدہ حلال امر طلاق ہے۔ اسلام میں مرد کو شرعی طور پہ حق حاصل ہے کہ اگر اپنے نکاح میں موجود عورت کو کسی وجہ سے ناپسند کرتا ہو، اس سے کسی طرح کے غیر شرعی امر کے سرزد ہونے کی شکائت ہو، یا اس کا کوئی اور فعل جو نا قابل برداشت یا نا قابل معافی ہو تو وہ اسے اپنے لیے حرام کر سکتا ہے یعنی کہ اسے طلاق دینے کا حق مرد کے پاس ہے۔ لیکن اس کے لیے بھی بہت فہم و فرست اور سوچ بچار کی ضرورت ہے، کیونکہ اسلام نے مرد کو عورت کا محافظ اور کفالت کرنے والا بنایا ہے۔ مذہب اسلام نے شرعی طریقے سے مرد و عورت کے باہمی رشتے کو ایک دوسرے کے لیے سکون کا ذریعہ بنایا لیکن بد قسمتی سے اگر کسی وجہ سے ان کے درمیان ناچاکی ہو جائے اور یہ رشتہ کمزور ہونے لگے اور پھر ہر طرح کی تگو دو اور کوشش کے باوجود بھی دونوں میں باہمی رنجش ختم نہ ہو اور نہ ہی صلح کی کوئی گونجائش نکلے تو پھر مرد کو حق حاصل ہے کہ وہ اس سے بااحسن طریقے سے علیحدہ ہو جائے۔

طلاق کی لغوی و اصطلاحی تعریف

لغوی: طلاق کے لغوی معنی رہائی، آزادی کے ہیں۔

اصطلاحی: اصطلاحا طلاق سے مراد مخصوص الفاظ کے ساتھ میاں بیوی کے درمیان نکاح کو ختم کر دینا

طلاق از قرآن

"وَإِذا طَلَّقْتُمُ النِّساءَ فَبَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ، فَأَمْسِكُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ أَوْ سَرِّحُوهُنَّ بِمَعْرُوفٍ، وَلا تُمْسِكُوهُنَّ ضِراراً لِتَعْتَدُوا[17]"

اور جب تم عورتوں کو طلاق دو اور وہ اپنی عدت کو پہنچیں تو انہیں اچھے سے چھوڑ دو اور انہیں محض تکلیف دینے کے لیے نہ روکے رکھو کہ (ان پر) زیادتی کرتے رہو۔

طلاق از حدیث

"عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ، عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَسَأَلَ عُمَرُ بْنُ الخَطَّابِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا، ثُمَّ لِيُمْسِكْهَا حَتَّى تَطْهُرَ، ثُمَّ تَحِيضَ ثُمَّ تَطْهُرَ، ثُمَّ إِنْ شَاءَ أَمْسَكَ بَعْدُ، وَإِنْ شَاءَ طَلَّقَ قَبْلَ أَنْ يَمَسَّ، فَتِلْكَ العِدَّةُ الَّتِي أَمَرَ اللَّهُ أَنْ تُطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ"«

حضرت عبد اللہ بن عمر فرماتے ہیں کہ انہوں نے آنحضرت ﷺ کے عہد میں اپنی زوجہ کو حالت حیض میں طلاق دے دی۔ اس بارے میں حضرت عمر بن خطاب نے جب آنحضرت ﷺ سے دریافت فرمایا تو آپ ﷺ نے حکم دیا کہ: کہ وہ بیوی کی طرف رجوع کریں اور اسے اپنے پاس رہنے دے یہاں تک کہ وہ پاک ہو جائے پھر اسے حیض آئے اور پھر جب وہ پاک ہو تو اسکی مرضی چاہے تو وہ اسے اپنے پاس روکے رکھے چاہے تو صبت کرنے سے پہلے طلاق دیدے۔ یہ وہ عدت ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ اس طریقے سے بیویوں کو طلاق دی جائے [18]

وہ الفاظ جن کو بولنے یا ادا کرنے سے طلاق واقع ہو جاتی ہیں ان میں کچھ الفاظ تو صریح ہے اور کچھ کنایا۔

طلاق کے لیے صریح الفاظ

یہ وہ الفاظ ہیں جن کو ادا کرنے کے ساتھ ہی فوراً طلاق واقع ہو جاتی ہے یعنی ان کی ادائیگی کے بعد یہ نہیں دیکھا جاتا کہ آیا ادا کرنے والے کی نیت طلاق دینے کی تھی یا نہیں یا اس نے کس حال میں طلاق دی بلکہ فی الفور طلاق واقع ہو جائے گئی۔ مختصر یہ کہ اس میں نیت کا اعتبار نہیں کیا جائے گا۔ وہ الفاظ درج ذیل ہیں:

☆ تجھے طلاق ہے۔

☆ میں نے تجھے طلاق دی۔

☆ تو مطلقہ ہے۔

طلاق کے کنایہ الفاظ

یہ وہ الفاظ ہے جن میں نیت کا اعتبار کیا جائے گا یعنی یہ دیکھا جائے گا کہ ان کو ادا کرنے والے کی نیت طلاق دینے کی تھی یا نہیں۔ ایسے الفاظ درج ذیل ہیں۔

☆ تو مجھ پر حرام ہے۔

☆ تو آپنے میکے چلی جا۔

☆ تو مختار ہے۔

☆ تو آزاد ہے۔

☆ تو نکل جا۔

اب میں طلاق کی لغوی واصطلاحی تعریف، قرآن وحدیث سے اس کے ثبوت کے بعد حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا کی مرویات کی روشنی میں طلاق سے متعلق نقوش سیرت کے پہلوؤں کو نمایاں کرنے کے ساتھ ان احادیث کی جرح وتعدیل کو بیان کروںگی۔

حلالہ کا حکم

“«عَنْ عَائِشَةَ، جَاءَتْ امْرَأَةُ رِفَاعَةَ الْقُرَظِيّ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ: " إِنِّي كُنْتُ عِنْدَ رِفَاعَةَ فَطَلَّقَنِي فَبَتَّ طَلَاقِي، فَتَزَوَّجْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الزَّبِيرِ، وَ إِنَّمَا مَعَهُ مِثْلُ هُدْبَةِ الثَّوْبِ، فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَقَالَ: " تُرِيدِينَ أَنْ تَرْجِعِي إِلَى رِفَاعَةَ، لَا حَتَّى تَذُوقِي عُسَيْلَتَهُ، وَيَذُوقَ عُسَيْلَتَكِ " وَ أَبُو بَكْرٍ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَخَالِدُ بْنُ سَعِيدِ بْنِ الْعَاصِ عَلَى الْبَابِ يَنْتَظِرُ أَنْ يُؤْذَنَ لَهُ، فَسَمِعَ كَلَامَهُمَا، (1) فَقَالَ: يَا أَبَا بَكْرٍ، أَلَا تَسْمَعُ هَذِهِ مَا تَجْهَرُ بِهِ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ؟ وَقَالَ مَرَّةً: مَا تَرَى هَذِهِ تَرْفُثُ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ»“[19]

ترجمہ: حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ آنحضرت کی جناب میں رفاعہ قرظی کی بیوی آئیں، میں اور ابو بکر وہیں تھے، وہ بولیں مجھے رفاعہ نے چھوڑ دیا ہے۔ اب میں عبدالرحمن بن زبیر کے نکاح میں ہوں۔ بعد آں اس نے چادر کونا پکڑے کہا کہ وہ بھی اسی طرح کا ایک کونا رکھتے ہیں۔ اسی اثنا میں دروازے کے باہر سے خالد بن سعید بن عاص نے کہا کہ ابو بکر آپ اس کو آنحضرت کے سامنے اس طرح کی بات کرنے سے کیوں نہیں روکتے؟ آپ مسکرائے اور پھر ارشاد فرمایا کہ تم شاید رفاعہ کے پاس جانا چاہتی ہو؟ لیکن یہ اس وقت نہیں ہو سکتا جب تم ایک دوسرے کا شہد نہ چکھ لو۔

پہلوئے نقوش سیرت

اس روایت سے نقوش سیرت کا یہ پہلو نمایاں ہوتا ہے کہ عورت اگر طلاق کے بعد دوبارہ اسی کے نکاح میں آنا چاہتی ہے تو یہ اس وقت تک ممکن نہیں جب تک دونوں کے یعنی اس مرد جس کے ساتھ عورت کا دبارہ نکاح ہوا اور نکاح کرنے والی عورت کے درمیان ازدواجی رشتہ قائم نہ ہوا ہو یعنی کہ مرد نے عورت کا اور عورت نے مرد کا حق زوجیت ادا نہ کر دیا ہو تب تک عورت پہلے مرد کے پاس واپس نہیں جاسکتی۔ رفاعہ قرظی کی بیوی کے اس اقرار پر کہ وہ دبارہ رفاعہ کے پاس واپس جانا چاہتی ہے آپ علیہ السلام نے یہی فرمایا کہ یہ اس وقت تک ممکن نہیں ہو سکتا جب تک تمہارا دوسرا شوہر جس سے تم نے اب نکاح کیا وہ تمہارا اور تم اس کا شہد نہ چکھ لو یعنی کہ جب تک تم دونوں ایک دوسرے کا حق زوجیت ادا نہ کر دو تب تک یہ ممکن نہیں۔

جرح وتعدیل

وضاحت: شعیب ارنوط کہتے ہیں کہ اس حدیث کی سند شیخین کی شرط پر ہے (سو یہ حدیث درجہ صحیح میں ہے) سند روایت میں چونکہ سفیان کا ذکر ہے تو وہ ابن عطیہ ہیں اور الزھری سے مراد محمد بن مسلم ابن شھاب ہیں۔

بغیر مباشرت کے حلالہ کا حکم

"«عَائِشَةَ قَالَتْ: سُئِلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ أَحْمَدَ قَالَ أَبِي: وَلَمْ يَرْفَعْهُ يَعْلَى، عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ، فَتَزَوَّجَتْ زَوْجًا غَيْرَهُ، فَدَخَلَ بِهَا، ثُمَّ طَلَّقَهَا قَبْلَ أَنْ يُوَاقِعَهَا، أَتَحِلُّ لِزَوْجِهَا الْأَوَّلِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "لَا تَحِلُّ لِلْأَوَّلِ حَتَّى يَذُوقَ الْآخَرُ عُسَيْلَتَهَا، وَتَذُوقَ عُسَيْلَتَهُ»"[20]

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ اللہ ان سے راضی ہو بیان کرتیں ہیں کہ ایک دفعہ آنحضرت علیہ السلام کی بارگاہ میں یہ سوال پوچھا گیا کہ اگر کوئی آدمی اپنی زوجہ کو طلاق دے اور وہ عورت کسی دوسرے سے نکاح کرلے اس شخص نے اس سے خلوت کی لیکن مباشرت سے پہلے ہی اسے طلاق دے دی تو کیا وہ اپنے شوہر کے لیے حلال ہو جائے گئ؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ اپنے پہلے شوہر کے لئے اس وقت تک حلال نہیں ہوگئ جب تک دوسرا شوہر اس کا شہد اور وہ اس کا شہد نہ چکھ لے۔

پہلوئے نقوش سیرت

سیدہ عائشہ صدیقہ اللہ ان سے راضی ہو کی اس روایت سے نقوش سیرت کا یہ پہلو واضح ہوتا ہے کہ اگر کسی ادمی نے اپنی بیوی کو طلاق دے دی اور اس عورت نے دوسرے مرد سے نکاح کرلیا اور اس دوسرے شوہر نے بغیر خلوت کے یعنی بغیر مباشرت کیے اس عورت کو طلاق دے دی تو وہ عورت اپنے پہلے شوہر کے لیے کسی صورت حلال نہیں ہوگئ یعنی اب وہ اپنے پہلے شوہر کی طرف رجوع کرنا چاہیے تو نہیں کرسکتی کیونکہ یہ اسی صورت ممکن ہوسکتا تھا جب کہ دوسرا شوہر اسکا اور وہ اپنے شوہر کا حق زوجیت ادا کرتے۔

جرح وتعدیل

وضاحت: یہ حدیث سند کے اعتبار سے صحیح حدیث ہے۔ اور اس کے تمام رجال یعنی راوی حضرات شیخین کے راوی ہیں۔ لیکن اس حدیث کے مرفوع وموقوف ہونے میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ امام احمد نے ذکر کیاہے کہ یعلی اس حدیث کو مرفوع نہیں مانتے۔

اس حدیث کو ابن ابی شیبہ، ابن راھویہ، ابو داوٗد، امام نسائی مجتبی اور کبری میں، امام طبری سورہ بقرہ کی آیت نمبر 230 کے تحت، ابن حبان اور ابن عبد البر التمھید میں اسی سند کے ساتھ ابو معاویہ کے طریق سے بیان کرتے ہیں۔

سندی نے کہا کہ حدیث میں موجود الفاظ 'فدخل بھا' سے مراد یہ ہے کہ اس نے اس کے ساتھ خلوت تو کی، لیکن مجامعت مراد نہیں ہے اس سے حتی کہ وہ بعد کا معاملہ ہے وہ اس کے منافی نہیں ہے۔[21]

"[حكم الألباني] صحيح"[22]

امام البانی لکھتے ہیں یہ حدیث باعتبار سند بالکل صحیح حدیث ہے۔

جبری طلاق کا حکم

«قَالَ: حَجَجْتُ مَعَ عَدِيِّ بْنِ عَدِيٍّ الْكِنْدِيِّ فَبَعَثَنِي إِلَى صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ بْنِ عُثْمَانَ صَاحِبِ الْكَعْبَةِ أَسْأَلُهَا عَنْ أَشْيَاءَ، سَمِعَتْهَا مِنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ فِيمَا حَدَّثَتْنِي أَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ تَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: " لَا طَلَاقَ وَلَا عِتَاقَ فِي إِغْلَاقٍ»[23]

ترجمہ: محمد بن ابی عبید اللہ ان سے راضی ہو سے مروی ہے کہ میں عدی بن عدی کندی کے ساتھ حج کیا تو انہوں نے مجھے خانہ کعبہ کے چابی رکھنے والے شیبہ بن عثمان کی بیٹی صفیہ کے پاس کچھ باتیں معلوم کرنے کے لئے بھیجا جو کہ انہوں نے حضرت عائشہ اللہ ان سے راضی ہو سے سنی تھیں، تو صفیہ نے مجھے جو حدیثیں سنائیں، ان میں ایک حدیث یہ تھی کہ انہوں نے حضرت عائشہ اللہ ان سے راضی ہو کو یہ بیان کرتے ہوئے سنا ہے کہ زبردستی مجبور کرنے والی طلاق یا آزادی واقع نہیں ہوتی۔

پہلوئے نقوش سیرت

اس حدیث سے نقوش سیرت کا یہ پہلو ملتا ہے کہ کسی سے زبردستی دلوائی گئی طلاق یا کسی کو نکاح سے زبردستی دلوائی گئی آزادی کسی صورت ممکن نہیں ہوتی۔ طلاق یا آزادی کے لیے دونوں فریقین میں سے کسی ایک کی رضامندی کا ہونا لازم ہے۔ اسی طرح اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو دو میں سے کوئی ایک چیز اختیار کرنے کو کہے یعنی کہ یہ کہے کہ تم فلاں چیز چن لو یا مجھے تو اگر تو عورت اپنے شوہر کو چھوڑ کر دوسری چیز چن لے تو اس سے دونوں کے درمیان طلاق واقع ہو جائے۔ جیسا کہ سیدہ عائشہ سے ہی اس متعلق حدیث واضح ہے کہ جب نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی تمام ازواج کو خود کو یا دنیا کو لینے کا اختیار دیا تو سب نے آپ علیہ وسلم کو ہی چنا اور اس طرح رسول مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اپنی ازواج پر طلاق شمار نہیں کیا۔ یعنی کہ اگر وہ دنیا چن لیتی تو پھر طلاق ثابت ہو جاتی۔

جرح وتعدیل

وضاحت: اس حدیث کی سند میں راوی محمد بن عبید بن أبي صالح المكي کے ضعیف ہونے کی وجہ سے یہ سند ضعیف کے حکم میں ہے۔ البتہ بقیہ اسناد کے رجال صحیح حدیث کے رجال ہیں۔ سوائے محمد بن اسحاق کے البتہ بخاری اس کا شواہد لائے ہیں۔ اور امام مسلم اسی حدیث کا توابع میں ذکر کرتے ہیں۔ گو کہ یہ حدیث تصریح تحدیث میں درجہ حسن میں ہے۔ انتہٰی

خلاصۃ البحث

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے دین اسلام کی اشاعت و تبلیغ کے لیے بے مثال خدمات سر انجام دی۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا وہ ہستی جنہوں نے آنحضرت ﷺ کی حیات اقدس کے ہر ہر پہلو کو اپنے انکھوں سے دیکھا نہ صرف دیکھا بلکے عملا بھی سر انجام دیا اور اپ رضی اللہ عنہا نے سیرت اقدس کے انہی پہلوؤں کو بلکل ویسے ہی امت مسلماں تک پہنچایا جیسے کہ ان کو پہنچانے کا حق تھا۔ اپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے امت مسلماں پر دین کی اشاعت و تبلیغ کے حوالے ایسے ایسے احسانات ہیں جن کو تا قیامت امت مسلماں نہ تو بھولا سکتی اور نہ ہی ان کا بدلہ چکا سکتی ہے۔

سیرت عائشہ کے جس پہلو کا بھی مطالعہ کر لیں ہمیں آنحضرت ﷺ کا ہی عکس نظر آتا ہے۔ اس پوری بحث میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی انہی خدمات میں سے نکاح و طلاق سے متعلقہ نقوش سیرت کے پہلوؤں کو بیان کیا گیا۔ نکاح کے لغوی و اصطلاحی معنی بیان کرنے کے بعد قرآن و حدیث کی روشنی میں نکاح کی حیثیت و اہمیت بیان کی گئی ہے نکاح کی تکمیل کے لیے ضروری امور کا ذکر کیا گیا پھر اس کے بعد سیدہ عائشہ کی مرویات کی روشنی میں ان امور کے متعلق نقوش سیرت کو جرح و تعدیل کے ساتھ نمایاں کیا گیا۔ اس کے بعد طلاق کے بیان میں طلاق کی لغوی اصطلاحی تعریف، قرآن و حدیث میں طلاق کی حیثیت طلاق کے عمل میں ادا کیے جانے والے صریح و کنایہ الفاظ کو بیان کرتے ہوئے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی مرویات کی روشنی میں اس متعلق سیرت کے پہلوؤں کو نمایاں کیا گیا ہیں اور ان مرویات کی جرح و تعدیل کی گئی ہیں۔

نتائج

معاشرے میں حسن سلوک سے رہنے کے لیے اسلامی تعلیمات اور ان پر عمل بے حد ضروری ہیں۔ معاشرہ جو ہے وہ افراد سے بنتا ہے اور افراد کو اپس میں مربوط کرنے کے لیے دین اسلام نے حلال اور پاکیزہ رشتوں کو قائم کیا ہے۔ انہی رشتوں میں ایک رشتہ مرد و عورت کا باہمی رشتہ ہے جیسے انسان کی نفسیاتی و جسامانی خوہشات کی تکمیل اور سکون کے لیے ایک حلال اور شرعی طریقے سے قائم کیا گیا ہے اور وہ طریقہ نکاح کا ہے۔

نکاح انبیاء اکرام کی سنت ہے اور تکمیل انسانی کا جز بھی بہت سی برائیوں کو مٹانے کا ذریعہ بھی۔ اسلام نے نکاح کو بہت ضروری قرار دیا ہے۔ اس کے بغیر معاشرے میں حسن معاشرت کبھی قائم نہیں ہو سکتا۔ قرآن و حدیث میں نکاح کی اہمیت واضح الفاظ میں ملتی ہیں۔ اسی طرح جیسے حسن معاشرت کو بر قرار رکھنے کے لیے نکاح ضروری بلکل ویسے ہی طلاق بھی اسلامی و انسانی معاشرے کا ایک اہم جز ہے۔ گو کہ اسلام میں یہ سب سے زیادہ ناپسندیدہ حلال امر ہے لیکن ایک اسلامی معاشرے میں امن و سلامتی قائم رکھنے لیے یہ بھی بہت اہم ہے اور قرآن و حدیث کی روشنی میں اس کی بھی اہمیت عیاں ہے۔

سفارشات

☆ سیدہ عائشہ کی مرویات کی روشنی میں سیرت اقدس کے بہت سے دوسرے مختلف پہلوؤں کو اس طرح چھوٹے چھوٹے آرٹیکل کی صورت میں منظر عام پر لانا چاہیے۔

☆ ایسے سیرت اقدس کے پہلوؤں کو حضرت عائشہ کی مرویات کی روشنی میں باقاعدہ نصاب کا حصہ بنانا چاہیے تاکہ ہر خاص وعام ان سے استفادہ حاصل کر سکے۔

☆ جس طرح میں نے یہ نکاح وطلاق سے متعلق کام کیا اسی طرح معاملات سے متعلقہ دیگر مرویات پر اسی طرح کا کام ہونا چاہیے۔

سیرت اقدس کے بہت سے ایسے پہلو ہیں جن سے حتی المقدور عوام الناس بے خبر ہیں اگر اس طرح کے چھوٹے چھوٹے آرٹیکل کی صورت میں انہیں منظر عام پر لایا جائے گا تو میرے خیال میں اس کا ہر خاص وعام کو بیش بہا فائدہ حاصل ہو گا۔

حوالہ جات

[1]) ڈاکٹر ، عطاء اللہ کوریجو السندی ،(مترجم: پروفیسر، مفتی ، محمد وسیم اکرم) سیرت عائشہ صدیقہ (ترجمہ: العائشۃ الصدیقہ) ، مشتاق بک کارنر الکریم مارکیٹ ۔اردو بازار لاہور،ص46

[2]) سیرت عائشہ صدیقہ (ترجمہ: العائشۃ الصدیقہ) ، ص744

[3])سورہ الدھر3:76

[4]) جناب مولٰنا امجدعلی صاحب رحمتہ اللہ علیہ اعظمی رضوی سنی حنفی قادری برکاتی، بہار شریعت ، مکتبہ اسلامیہ 40 ۔اردو بازار لاہور (پاکستان) ج 1 ص 695

[5]) سورہ النساء3:4

[6]) سورہ النور 32:24

[7]) امام ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل البخاری رحمۃاللہ علیہ ،ترجمہ ابوالعلاءمحی الدین جہانگیر ، صحیح بخاری ۔شبیر برادرز ا۔اردو بازار لاہور، کتاب النکاح باب الترغیب فی النکاح

[8]) ایضا،ص 695

[9]) سورہ الرعد 38:13

[10]) أبو عبد الله أحمد بن محمد بن حنبل بن هلال بن أسد الشيباني (المتوفى: 241ھ) ، مسند الإمام أحمد بن حنبل ، مؤسسة الرسالة ،ج42،ص107

[11]) ایضا ،ج42،ص107

[12]) مسند الإمام أحمدبن حنبل،ج43،ص287

[13]) ایضا ، ج 43 ص 287

[14]) مسند الإمام أحمدبن حنبل،ج41،ص323

[15]) ایضا ،ج، 41 ص 323

[16]) أبو بكر أحمد بن الحُسَين بن عليٍّ البيهقي (384 - 458 هـ) ،السنن الكبير ،مركز هجر للبحوث والدراسات العربية والإسلامية (الدكتور / عبد السند حسن يمامة)ج 14ص 566

[17]) البقرہ2، 231

[18]) صحیح بخاری ، جلد5،صفحہ 667

[19]) مسند الإمام أحمدبن حنبل،ج40،ص177

[20]) مسند الإمام أحمد بن حنبل،ج40،ص180

[21]) ایضا ،ج40،ص180

[22]) أبو عبد الرحمن أحمد بن شعيب بن علي الخراساني، النسائي (المتوفى: 303هـ) ، المجتبى من السنن = السنن الصغرى للنسائي ، مكتب المطبوعات الإسلامية – حلب،ج6،ص146

[23]) مسند الإمام أحمدبن حنبل،ج43،ص378

[24]) ایضا ،ج43،ص378

مصادر و مراجع

1. ڈاکٹر ، عطاء اللہ کوریجو السندی ،(مترجم: پروفیسر، مفتی ، محمد وسیم اکرم) سیرت عائشہ صدیقہ (ترجمہ: العائشة الصدیقہ) ، مشتاق بک کارنر الکریم مارکیٹ۔اردو بازار لاہور
2. جناب مولٰنامجدعلی صاحب رحمتہ اللہ علیہ اعظمی رضوی سنی حنفی قادری برکاتی، بہار شریعت ، مکتبہ اسلامیہ 40 ۔اردو بازار لاہور (پاکستان)
3. امام ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل البخاری رحمۃاللہ علیہ ،ترجمہ ابوالعلاءمحی الدین جہانگیر،شبیر برادرز ا۔اردو بازار لاہور، صحیح بخاری
4. أبو عبد الله أحمد بن محمد بن حنبل بن هلال بن أسد الشيباني (المتوفى: 241هـ) ، مسند الإمام أحمد بن حنبل ، مؤسسة الرسالة
5. أبو بكر أحمد بن الحُسَين بن عليٍّ البيهقي (384 - 458 هـ) ،السنن الكبير ،مركز هجر للبحوث والدراسات العربية والإسلامية (الدكتور / عبد السند حسن يمامة)
6. أبو عبد الرحمن أحمد بن شعيب بن علي الخراساني، النسائي (المتوفى: 303هـ) ، المجتبى من السنن = السنن الصغرى للنسائي ، مكتب المطبوعات الإسلامية – حلب